سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ
کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

ربوہ ۲۸ فروری بوقت ۹ بجے صبح

کل دن بھر تو حضور کی طبیعت بہتر رہی۔ مگر شام کے وقت کچھ بے چینی کی تکلیف ہوگئی۔ جس کی وجہ سے شروع رات نیند نہ آئی۔ مگر پھر نیند آگئی۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

دعا کی تحریک

ربوہ ۲۸ فروری۔ ٹیلیفون لائن خراب ہونے کے باعث حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ کی صحت کے متعلق لاہور سے آج کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے

اسی طرح محترمہ سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ بیگم حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی طبیعت بھی ایک لمبے عرصہ سے ناساز چلی آرہی ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ کے ساتھ بالالتزام دعائیں کرتے رہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ محترمہ سیدہ موصوفہ کو بھی اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے

آمین اللّٰھم آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کبھی ہمت نہ ہارو اور صبر و استقلال کے ساتھ مسلسل دُعا میں لگے رہو

بالآخر خود ہی وہ وقتِ اصفیٰ میسر آجائے گا جو قبولیت کی گھڑی کہلاتا ہے

"بہت سے لوگ دعا کرتے ہیں اور ان کا دل سیر ہوجاتا ہے وہ کہہ اٹھتے ہیں کہ کچھ نہیں بنتا۔ مگر ہماری نصیحت یہ ہے کہ اس خاک بیزی ہی میں برکت ہے۔ کیونکہ آخر گوہر مقصود اسی سے نکل آتا ہے اور ایک دن آجاتا ہے کہ جب اس کا دل زبان کے ساتھ متفق ہوجاتا ہے اور پھر خود ہی وہ عاجزی اور رقت جو دعا کے لوازمات ہیں پیدا ہوجاتے ہیں اور اگر دعا کو دل نہ چاہے اور پورا خشوع خضوع دعا میں حاصل نہ ہو تو اس کے حصول کے واسطے بھی دعا کرے اور اس بات سے ابتلا میں نہ پڑے کہ میری دعا تو صرف زبان پر ہی ہوتی ہے دل سے نہیں نکلتی۔ دعا کے جو لفظ ہوتے ہیں انکو زبان سے ہی کہتا رہے۔ آخر استقلال اور صبر سے ایک دن دیکھ لے گا کہ زبان کے ساتھ اس کا دل بھی شامل ہو گیا ہے اور عاجزی وغیرہ لوازمات دعا میں پیدا ہو جائیں گے۔ جو رات کو اٹھتا ہے خواہ کتنی ہی عدم حضوری اور بے صبری ہو لیکن اگر وہ اس حالت میں بھی دعا کرتا ہے کہ الٰہی دل تیرے ہی قبضہ اور تصرف میں ہے تو اس کو صاف کر دے اور عین قبض کی حالت میں اللہ تعالیٰ سے بسط چاہے تو اس قبض سے بسط نکل آئے گی اور رقت پیدا ہو جائے گی۔ یہی وہ وقت ہوتا ہے جو قبولیت کی گھڑی کہلاتا ہے وہ دیکھے گا کہ اس وقت روح آستانہ الوہیت پر پانی کی طرح بہتی ہے۔ اور گویا ایک قطرہ ہے جو اوپر سے نیچے کی طرف گرتا ہے۔" (البدر ۱۴ اگست ۱۹۰۳ء والحکم ۲۴ اگست ۱۹۰۳ء)

انتخاب نمائندگان شوریٰ کے متعلق ضروری اعلان

مجلس مشاورت ۱۹۶۳ء میں انتخاب نمائندگان کے سلسلہ میں ایک فیصلہ یہ ہوا تھا کہ سیکرٹریان مال بقایادار نہ ہونے سے متعلق جلسہ سالانہ کے چندہ کو بھی شامل کر کے پھر رپورٹ کیا کریں۔ فیصلہ حسب ذیل ہے۔

"حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۱۹۳۶ء ۱۹۳۸ء ۱۹۳۹ء میں یہ فیصلہ فرما چکے ہیں کہ چندہ جلسہ سالانہ لازمی چندوں میں شامل ہے پس نمائندہ مجلس مشاورت اور عہدہ دار اس شخص کو مقرر کیا جائے۔ جو چندہ عام یا حصہ آمد کے علاوہ چندہ جلسہ سالانہ کا بھی بقایادار نہ ہو۔ اس غرض کے لئے سیکرٹری مال کی تصدیق ضروری ہوگی۔"

لہذا انتخاب نمائندگان برائے مجلس مشاورت ۱۹۶۴ء کی اطلاع بھجواتے وقت سیکرٹریان مال اسی فیصلہ کو مدنظر رکھیں اور صراحت سے بقایادار نہ ہونے کے ضمن میں لکھیں کہ جلسہ سالانہ کا بھی بقایادار نہیں ہے۔

پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

مجلس مشاورت کا ایجنڈا تمام جماعتوں کو بھجوا دیا گیا ہے

مجلس شوریٰ کا ایجنڈا تمام جماعتوں کو بذریعہ ڈاک بھجوا دیا گیا ہے۔ اگر ایک دو دن تک کسی جماعت کو ایجنڈے کی کاپی نہ ملے تو دفتر ہذا کو اطلاع دے کر جس قدر کاپیاں مطلوب ہوں منگوالی جائیں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۹ فروری ۶۴ء

اسلام کے لئے نازک زمانہ

آج دنیا میں مسلمان کہلانے والوں کی کمی نہیں ہے۔ مراکش سے لیکر چین تک اور سائبیریا سے لے کر جنوبی افریقہ تک مسلمان ہی مسلمان پھیلے ہوئے ہیں۔ سیاسی لحاظ سے بھی آج مسلمان بہت بڑی اہمیت رکھتے ہیں۔ ان کی ایشیا افریقہ اور جزائر میں مضبوط اور آزاد حکومتیں قائم ہیں۔ پھر دنیا کا کوئی حصہ نہیں جہاں مسلمان کافی تعداد میں موجود نہ ہوں یورپ۔ امریکہ اور افریقہ کے بر اعظموں میں جہاں غیر مسلموں کی حکومتیں ہیں وہاں بھی کثیر تعداد میں مسلمان آباد ہیں۔ بھارت اور چین جیسے عظیم ملکوں میں بھی مسلمانوں کی تعداد موثر حد تک موجود ہے۔ روس۔ پولینڈ۔ فن لینڈ ایسی برفانی ممالک میں بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے مسلمان پائے جاتے ہیں اور افریقہ کے تپتے ہوئے صحراؤں میں بھی اذان گونجتی ہے۔

اس کے باوجود افسوسناک امر یہ ہے کہ مسلمان بطور مسلمان کے اپنی زندگیاں بسر کرنی بڑی حد تک ترک کر بیٹھے ہیں۔ ان کی بڑی تعداد اسلامی معاشرہ کو فراموش کرتی جارہی ہے حقیقی اسلامی زندگی اب نایاب ہوتی جارہی ہے الا ماشاء اللہ۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ یورپ اور مغربی اقوام کی مادی ترقیاں ان پر بھی اثر انداز ہورہی ہیں۔ جہاں تک ان مادی ترقیوں کا تعلق ہے فی ذاتہ ان کا اختیار کرنا برا نہیں ہے تاہم ہم دیکھ رہے ہیں کہ مسلمان بھی یورپ کی عیسائی اقوام کی طرح ان ترقیوں کی وجہ سے دین سے ہٹتے جارہے ہیں اور وہ بھی اسی ڈگر پر رواں دواں ہو رہے ہیں جن پر عیسائی اور دوسری غیر مسلم اقوام رواں دواں ہیں۔ دین سے وہ بھی اسی طرح نفور ہوتے جارہے ہیں جس طرح دوسری اقوام۔

اسلام اللہ تعالیٰ کی طرف سے آخری پیغام ہے۔ اگر مسلمان بھی اس کو ترک کر دیتے ہیں تو سمجھ لیجئے آج اسلام کے انحطاط کا نہایت خطرناک زمانہ ہے ایسے وقت میں سوا اللہ تعالیٰ کے ہاتھ کے دین کو کوئی سہارا نہیں دے سکتا۔ دنیا کی تمام طاقتیں اسلام کے مقابلہ پر کھڑی ہو گئی ہیں۔ انسان پورے طور پر شیطان کے قبضہ میں آتا جارہا ہے۔ محض انسانی تدابیر اسکے مقابلہ میں کامیاب نہیں ہو سکتیں۔ دنیا میں اپنے اپنے وقت کے لحاظ سے جب بھی ایسے دور آئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہی دنیا کو بڑھ کر بچاتا رہا ہے۔ آج جبکہ یہ مرض عالمگیر حیثیت اختیار کر چکا ہے ضرور تھا کہ اللہ تعالیٰ دخل دیتا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ کی قدیم سے یہ سنت ہے کہ جب کبھی دنیا میں خرابی پھیل جاتی ہے۔ روحانیت اس سے مفقود ہو جاتی ہے۔ لوگ اس کو دین پر مقدم کرنے لگ جاتے ہیں تو اس وقت اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی ہدایت اور رہنمائی کے لئے آسمان سے کسی مامور کو مبعوث فرماتا ہے تاکہ اس کے کھوئے ہوئے بندوں کو پھر اس کی طرف واپس لائے۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔ اور اس کے بھیجے ہوئے دین کو پھر دنیا میں قائم کرے بعض دفعہ یہ مامورین شریعت ساتھ لاتے ہیں اور بعض دفعہ کسی پہلی شریعت کے قائم کرنے کے لئے آتے ہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کی اس سنت پر خاص طور پر زور دیا گیا ہے اور بار بار بنی نوع انسان کو اللہ تعالیٰ کے اس رحم اور کرم کی شناخت کی طرف توجہ کیا گیا ہے۔

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ خدا تعالیٰ بہت بڑی شان رکھتا ہے اور انسان اس کے مقابلہ میں ایک کیڑے سے بھی بدتر ہے لیکن اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے تمام کام حکمت سے پُر ہوتے ہیں اور وہ کوئی کام بھی بلاوجہ اور بغیر فائدہ کے نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے وما خلقنا السمٰوٰت والارض وما بینھما لاعبین۔ (سورہ دخان) یعنی ہم نے یہ زمین اور آسمان یونہی نہیں پیدا کئے بلکہ ان کی پیدائش میں غرض رکھی ہے اور وہ غرض یہی ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کی صفات کو ظاہر کرے اور اس کا مظہر بن کر دنیا کے ان لوگوں کو جو بلند پروازی کی طاقت نہیں رکھتے خدا تعالیٰ سے روشناس کرے۔ ابتدائے آفرینش سے لے کر اس وقت تک خدا تعالیٰ کی یہی سنت جاری رہی ہے اور مختلف اوقات میں خدا تعالیٰ نے اپنے مختلف مظاہر اس دنیا میں مبعوث فرمائے۔ کبھی خدا تعالیٰ کی صفات آدمؑ کے ذریعہ سے جلوہ گر ہوئیں کبھی نوحؑ کے ذریعہ سے جلوہ گر ہوئیں کبھی ابراہیمی جسم میں سے وہ ظاہر ہوئیں تو کبھی موسوی جسم سے ہویدا ہوئیں۔ کبھی داؤدؑ نے خدا تعالیٰ کا چہرہ دنیا کو دکھایا تو کبھی مسیحؑ نے اللہ تعالیٰ کے انوار کو اپنے وجود میں ظاہر کیا۔ سب سے آخر اور سب سے کامل طور پر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی تمام صفات کو اجمالاً اور تفصیلاً انفرادی حیثیت سے بھی اور اجتماعی حیثیت سے بھی ایسی شان اور ایسے جلال کے ساتھ دنیا پر ظاہر کیا کہ پہلے انبیاء آپ کے شمسی وجود کے آگے ستاروں کی مانند ماند پڑ گئے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد تمام شریعتیں ختم ہو گئیں اور تمام شریعت لانے والے انبیاء کی آمد کا رستہ بند کر دیا گیا۔ کسی جنبہ داری کی وجہ سے نہیں۔ کسی لحاظ کی وجہ سے نہیں بلکہ اس لئے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ایسی شریعت لائے جو تمام ضرورتوں کی جامع اور تمام حاجتوں کو پورا کرنے والی تھی۔ جو چیز خدا تعالیٰ کی طرف سے آنیوالی تھی وہ تو پوری ہو گئی لیکن بندوں کے متعلق کوئی ضمانت نہیں تھی کہ وہ صحیح رستہ کو نہیں چھوڑیں گے اور اس سچی تعلیم کو نہیں بھولیں گے بلکہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے صاف فرمایا تھا کہ یدبر الامر من السماء الی الارض ثم یعرج الیہ فی یومٍ کان مقدارہ الف سنۃٍ مما تعدون (سجدہ) یعنی اللہ تعالیٰ اپنے اس آخری کلام اور اپنی اس آخری شریعت کو آسمان سے زمین پر قائم کر دے گا اور لوگوں کی مخالفت اسکے رستہ میں روک نہیں بنے گی۔ مگر پھر ایک عرصہ کے بعد یہ کلام آسمان پر چڑھنا شروع ہوگا اور ایک ہزار سال میں یہ دنیا سے اٹھ جائے گا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اس قیام دین کے زمانہ کو تین سو سال کا عرصہ قرار دیتے ہیں جیسا کہ اوپر حدیث بیان کی جا چکی ہے اور قرآن کریم بھی الٓمٓرٰ کے ذریعہ سے دو سو اکہتر سال کا عرصہ اس زمانہ کو قرار دیتا ہے اس کے ساتھ ہزار سال تک دین کے آسمان پر چڑھنے کے عرصہ کو ملایا جائے تو یہ ۱۲۷۱ ہوتا ہے گویا دنیا سے اسلام کی روح کے غائب ہو جانے کا زمانہ قرآن کریم کی رو سے ۱۲۷۱ سال ہے یا تیرھویں صدی کا آخر۔ جیسا کہ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے ایسے زمانہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے ضرور ایک ہادی اور رہنما آیا کرتا ہے تاکہ دنیا ہمیشہ کے لئے شیطان کے قبضہ میں نہ چلی جائے اور خدا تعالیٰ کی حکومت ابدی طور پر دنیا سے مٹ نہ جائے۔ پس ضروری تھا کہ اس زمانہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی شخص آتا۔ وہ کوئی ہوتا مگر آنا ضرور تھا۔

(احمدیت کا پیغام صفحہ ۳۱ تا ۳۳)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے!

تقریب شادی و ولیمہ

مورخہ ۲۳ فروری بروز اتوار ڈاکٹر عبدالشکور صاحب غنی ایم۔ بی۔ بی۔ ایس اسسٹنٹ سرجن ایبٹ آباد کی شادی لیڈی ڈاکٹر سعیدہ الحق بنت مولوی عبدالحق صاحب کے ساتھ عمل میں آئی۔ برات ۹ ½ بجے ربوہ سے لاہور کے لئے روانہ ہوئی جس میں ربوہ سے مولانا جلال الدین صاحب شمس۔ مولانا ابوالعطاء صاحب مولانا ارجمند خان صاحب۔ صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب۔ صاحبزادہ مرزا اظہر احمد صاحب۔ صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب۔ سید میر محمود احمد صاحب ناصر۔ تعلیم الاسلام کالج کے پروفیسرز اور مسز شاہ پرنسپل جامعہ نصرت نے شمولیت فرمائی۔ نیز لاہور سے برات میں ملک فیروز خان نون۔ ڈاکٹر سردار علی شیخ پروفیسر برائے سرجری۔ ڈاکٹر عبدالحمید خان پروفیسر برائے فارمو کالوجی۔ ڈاکٹر محمد یعقوب خان صاحب اور شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ نے شرکت فرمائی۔

۲۵ فروری دو بجے بعد دوپہر ان کے برادران عبدالرشید غنی لیکچرار تعلیم الاسلام کالج اور ڈاکٹر عبدالرؤف غنی نے ان کی دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں صحابہ کرام حضرت مسیح موعود علیہ السلام ناظر صاحبان صدر انجمن احمدیہ وکلاء صاحبان تحریک جدید۔ انچارج وقف جدید۔ پرنسپل و پروفیسرز صاحبان جامعۃ المبشرین و جامعہ نصرت۔ سٹاف تعلیم الاسلام کالج چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کے علاوہ ربوہ کے کئی لوکل احباب نے شرکت فرمائی۔

آخر میں حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دعا فرمائی۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نور اللہ مرقدہ کی حیاتِ مقدسہ پر ایک نظر

۱۹۴۱ء سے ۱۹۴۷ء

آپ کی عظیم الشان خدماتِ سلسلہ اور مسلسل دینی جہاد

محترم مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل

قسط پنجم

۲۰ جنوری ۱۹۴۱ء کو حضرت مرزا بشیر احمد صاحب "ناظر تالیف و تصنیف" مقرر کئے گئے مگر اس کام سے آپ جلدی سیرۃ خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کی تکمیل کے لئے فارغ کر دیئے گئے۔

اکتوبر ۱۹۴۱ء میں آپ نے اپنے کام کی صدر انجمن احمدیہ میں رپورٹ پیش کرتے ہوئے تحریر کیا کہ "تصنیف کا کام کچھ طبیعت کے چل نکلنے پر بھی موقوف ہے اور معلوم نہیں کیا وجہ ہے کہ حصہ سوم میں ابھی تک قلم میں روانی نہیں پیدا ہوئی"۔

آپ نے یہ بھی تحریر فرمایا کہ

"اس سال خاکسار نے ایک کتاب "مسئلہ جنازہ کی حقیقت" تصنیف کی جس کا حجم سوا دو سو صفحہ ہے، یہ کتاب گزشتہ مشاورت کے موقعہ پر چھپ کر شائع ہو چکی ہے۔ اس کے علاوہ رسالہ "مسئلہ کفر و اسلام" بھی نظر ثانی کے بعد دوبارہ شائع ہوا۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے متعدد مضامین الفضل کے لئے لکھے گئے۔" (رپورٹ سالانہ صدر انجمن احمدیہ از مئی ۱۹۴۰ء تا اپریل ۱۹۴۱ء صفحہ ۱۱۳)

۴ نومبر ۱۹۴۱ء کو آپ صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی برات پر مالیر کوٹلہ تشریف لے گئے اور ۱۶ نومبر کو واپس آ گئے (الفضل ۱۶-۱۸ نومبر ۱۹۴۱ء)

۱۹۴۲ء کے ابتداء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا کہ قرآن کریم کے انگریزی ترجمہ اور تفسیری نوٹوں کی تیاری کا کام جو حضرت مولوی شیر علی صاحب کر رہے ہیں اسے پریس میں بھیجنے سے پہلے اس پر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب، مولوی عبدالرحیم صاحب درد، مکرم ملک غلام فرید صاحب ایم اے اور مکرم چوہدری ابوالہاشم خان صاحب ایم اے نظر ثانی کریں اور اس سلسلہ میں حضور نے بعض ہدایات بھی دیں۔ چنانچہ مئی ۱۹۴۲ء میں ان ہدایات کے مطابق نظر ثانی شروع کی گئی۔ (رپورٹ صدر انجمن احمدیہ از یکم مئی ۱۹۴۲ء تا آخر اپریل ۱۹۴۳ء صفحہ ۴۳)

سیرت خاتم النبیین حصہ سوم کی تیاری کا کام بھی حضرت میاں صاحب کے سپرد تھا مگر چونکہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے کی ہدایت کے ماتحت آپ کا سارا وقت قرآن کریم کے انگریزی ترجمہ اور تفسیری نوٹوں کی نظر ثانی میں صرف ہوتا رہا۔ اور اس کے لئے اکثر اوقات رات تک کام کرنا پڑا۔ اس لئے آپ اس تصنیف کے لئے دوران سال میں کوئی وقت نہ نکال سکے۔ (ایضاً رپورٹ صفحہ ۴۴)

جنوری ۱۹۴۴ء میں سیدہ ام طاہر احمد کا لاہور میں اپریشن ہوا تو حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے قادیان میں صدقہ کا انتظام فرمایا اور مساجد میں بھی دعا کی تحریک فرمائی۔ (الفضل ۱۵ جنوری ۱۹۴۴ء)

۲۰ فروری ۱۹۴۴ء کو ہوشیارپور میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے اپنے دعوے مصلح موعود کے متعلق جب تقریر فرما چکے تو حضور اس مکان میں تشریف لے گئے، جس کے ایک حصہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۸۸۶ء میں جب چلہ کشی فرمائی تھی۔ اور پھر اس کمرہ میں دعا کے لئے تشریف لے گئے۔ جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے چالیس روز قیام فرما کر خاص عبادت میں اپنا وقت گزارا تھا۔ اس کمرہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے کے علاوہ اس وقت ۳۵ اصحاب کو دعا کرنے کا موقعہ ملا۔ جنہیں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے ایک ایک کر کے انتظام کے ساتھ اندر بھجوایا۔ ان ۳۵ اصحاب میں حضور کی ہدایت کے مطابق سر فہرست حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کا اسم گرامی درج تھا۔ (الفضل ۲۴ فروری ۱۹۴۴ء صفحہ ۳/۴)

مجلس مشاورت ۱۹۴۳ء میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے نے قادیان میں ایک احمدیہ کالج کے اجراء کی تحریک فرمائی تھی، جس کے نتیجہ میں کئی ہزار روپیہ نقد اور وعدوں کی صورت میں ان گنتی کے احباب سے ہی جمع ہو گیا جو اس وقت اجلاس میں موجود تھے۔ اس کے بعد حضور نے کالج کے کام کو کامیابی کے ساتھ سرانجام دینے کے لئے ایک کمیٹی قائم فرمائی جس کے صدر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اور سکرٹری مکرم ملک غلام فرید صاحب ایم۔اے مقرر ہوئے (الفضل ۱۵ فروری ۱۹۴۴ء صفحہ ۲ و ۷ جون ۱۹۴۴ء صفحہ ۲) ان ایام میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے صدر کالج کمیٹی کی حیثیت سے الفضل میں کالج کے لئے بعض تحریکات بھی فرمائیں۔

۱۹۴۴ء میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالے نے اسلام اور احمدیت کے لئے اپنی تمام جائداد وقف کرنے کی تحریک فرمائی، تو اس میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے بھی حصہ لیا۔ اور آپ نے اپنی تمام جائداد خدمت اسلام کے لئے وقف کر دی۔ (الفضل ۲۳ جون ۱۹۴۴ء صفحہ ۳)

اسی سال حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالے نے سیدہ مہر آپا سلمہا اللہ تعالے سے شادی کی تو حضور نے ۱۴ اگست ۱۹۴۴ء کو ڈلہوزی سے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو تار ارسال فرمایا کہ میری طرف سے مسجد مبارک میں پچاس اصحاب کو بلا کر دعوت ولیمہ کر دیں۔ دعوت میں ۵۰ اصحاب کی حد بندی گورنمنٹ کے اس قانون کی وجہ سے اختیار کی گئی تھی کہ کسی دعوت میں ۵۰ سے زیادہ اصحاب کو نہ بلایا جائے۔ چنانچہ میاں صاحب نے اس ارشاد کی تعمیل میں ۵۰ اصحاب کو دعوت دی۔ (الفضل ۱۷ اگست ۱۹۴۴ء صفحہ ۲)

۴ ستمبر ۱۹۴۴ء کو حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی طبیعت درد قولنج کی وجہ سے سخت ناساز ہو گئی۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز ان دنوں ڈلہوزی تشریف فرما تھے۔ آپ اطلاع ملتے ہی قادیان تشریف لے آئے۔ اور آپ کی شدید تکلیف کو دیکھ کر خاص طور پر حضور نے دعا کرنے کا ارشاد فرمایا۔ اور رات کو ایک بجے کے بعد احباب جماعت کو گھروں میں جگا کر یہ اطلاع پہنچائی گئی۔ اور نہایت الحاح سے دعائیں کی گئیں الحمدللہ کہ ۷ ستمبر سے آپ کو افاقہ ہونا شروع ہو گیا۔ اور ۸ ستمبر کو آپ کی علالت کے متعلق تشویش دور ہو گئی اور ۱۱ ستمبر کو حضور واپس ڈلہوزی تشریف لے گئے۔ (الفضل ۶-۷-۸-۹ و ۱۳ ستمبر ۱۹۴۴ء)

جماعت احمدیہ میں اعلیٰ علمی مذہبی اور سائنٹیفک تحقیق کا مذاق پیدا کرنے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے نے فروری ۱۹۴۵ء میں ایک اہم مجلس کی تاسیس فرمائی، جس کا نام حضور نے "مجلس مذہب و سائنس" تجویز کیا۔ اس مجلس کی صدارت کے لئے حضور نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو نامزد فرمایا۔ (الفضل ۶ فروری ۱۹۴۵ء صفحہ ۱)

اس مجلس کے زیر اہتمام ۲۹ مارچ ۱۹۴۵ء کو بعد نماز مغرب مسجد اقصےٰ میں پہلا جلسہ ہوا جس کی صدارت حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے فرمائی (الفضل ۳۰ مارچ ۱۹۴۵ء صفحہ ۲) اس موقعہ پر آپ نے ایک تقریر بھی فرمائی، جس میں مجلس مذہب و سائنس کے کام کی وسعت اور اس کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ (یہ تقریر الفضل ۲۵ اپریل ۱۹۴۵ء میں شائع ہو چکی ہے)

اپریل ۱۹۴۵ء میں بحیثیت صدر "مجلس مذہب و سائنس" آپ نے اس موضوع پر ایک بلند پایہ مقالہ تحریر فرمایا کہ سب سائنسدان معجزات کے منکر نہیں اور نہ ڈارون تھیوری کے قائل ہیں" (الفضل ۲۶ اپریل ۱۹۴۵ء)

اگست ۱۹۴۵ء میں آپ نے بحیثیت صدر مجلس مذہب و سائنس "مجلس کی مالی اعانت کے لئے مخیر اصحاب سے اپیل کی۔ اور بعض مخلص دوستوں نے اس میں حصہ لیا۔ ان کا اخبار کے ذریعہ شکریہ ادا فرمایا۔ (الفضل ۷ اگست ۲۵ نومبر ۱۹۴۵ء)

۲۳ نومبر ۱۹۴۵ء کو آپ کی نواسی صاحبزادی قدسیہ بیگم صاحبہ کی وفات ناگہانی طور پر ہو گئی۔ ۲۴ نومبر کو آپ کا جنازہ قادیان پہنچایا گیا۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے جو چند دن قبل ڈلہوزی تشریف لے گئے تھے تحریر فرمایا۔

"جب سے میں ڈلہوزی آیا ہوں متواتر خوابیں دیکھتا کہ پریشانی کی حالت میں فوراً سفر کرنا پڑا ہے۔ آخری خواب والی رات زیادہ توجہ سے دعائیں کیں۔ تو صبح کے قریب مجھے آواز آئی "السلام علیکم"۔ اس سے میں سمجھتا ہوں کہ شاید یہ مراد تھی کہ یہ منذر خوابیں میری ذات کے متعلق نہیں تھیں: دوسرے السلام علیکم کے جمع کے صیغہ میں یہ اشارہ تھا کہ خاندان کے بہت سے افراد کو خطرہ پیش آئے گا۔ مگر اللہ تعالےٰ بحیثیت مجموعی کثیر حصہ کی حفاظت رکھے گا۔ اور مرحومہ کے نیک انجام کی طرف بھی اشارہ معلوم ہوتا ہے۔"

(الفضل ۲۵ نومبر ۱۹۴۵ء صفحہ ۲)

جلسہ سالانہ ۴۵ء کے موقعہ پر آپ صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے کوآرڈینٹنگ آفیسر (یعنی رابطہ افسر) مقرر کئے گئے۔ (الفضل ۲۶ر دسمبر ۴۵ء)

۲۵ر دسمبر ۴۵ء کو آپ نے مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجلاس کے لئے "انصار اللہ کا مقام و ذمہ داری" کے موضوع پر ایک مقالہ تحریر فرمایا جو آپ کی علالت کے باعث چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر نے پڑھ کر سنایا۔ (الفضل ۱۳ر اپریل ۴۶ء)

جنوری ۴۶ء میں محترم چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے حلقہ مسلم تحصیل بٹالہ کی طرف سے امیدوار اسمبلی کے طور پر کھڑے ہوئے۔ انتخابات یکم فروری سے ۴ر فروری تک ہوئے۔ الیکشن کی نگرانی کا کام حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کے سپرد ہوا جسے آپ نے اس توجہ اور انہماک کے ساتھ سرانجام دیا کہ ایک دفعہ جب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک ایسا نقشہ تیار کرنے کی ہدایت فرمائی جس سے یہ ظاہر ہو کہ قادیان میں کتنے ووٹر حاضر ہیں۔ کتنے غیر حاضر ہیں۔ کتنے فوت شدہ ہیں۔ کتنے باہر ہیں جن کے آنے کی امید ہے۔ اور کتنے ایسے ہیں جن کے آنے کی کوئی امید نہیں تو حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے سب محلوں کے پریذیڈنٹوں کو بلا کر ساری رات بیٹھ کر نقشہ تیار کروا دیا۔ (الفضل ۱۵ر فروری ۶۴ء صہ ۲)

۳ر مارچ کو الیکشن میں کام کرنے والے تحصیل بٹالہ کے احباب کا جن میں احمدیوں کے علاوہ دوسرے مسلمان سکھ اور ہندو معززین بھی شامل تھے قادیان میں ایک نمائندہ اجتماع ہوا جس میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے دفتر الیکشن کی طرف سے رپورٹ پڑھ کر سنائی اور خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کے بعد اپنے ساتھ کام کرنے والوں اسی طرح غیر احمدی اور غیر مسلم احباب کا شکریہ ادا کیا۔ آپ نے فرمایا یہ شکریہ رسمی نہیں بلکہ جن اصحاب نے اس موقعہ پر ہماری امداد کی ہے وہ انشاء اللہ ہر جائز موقع پر ہمیں اپنا ہمدرد اور شکر گذار پائیں گے۔ آپ نے جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال کو بھی جو پنجاب اسمبلی کے ممبر منتخب ہوئے تھے مشورہ دیا کہ وہ علاقہ کے حالات سے باخبر رہیں اور پھر اسمبلی میں ان کے سچے اور حقیقی نمائندہ ثابت ہونے کی کوشش کریں۔

(الفضل ۴ر مارچ ۴۶ء صہ ۱)

آپ نے ملکی تقسیم کے بعد ۵۵ء میں ایک دفعہ اس الیکشن کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:-

"جب ملکی تقسیم سے قبل ۱۹۴۶ء میں تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور میں پنجاب اسمبلی کا الیکشن ہوا اور یہ الیکشن متحدہ پنجاب کا وہ آخری اور معرکۃ الآراء الیکشن تھا جس میں الیکشن کے نتیجہ کے ذریعہ اس بات کا فیصلہ ہونا تھا کہ آیا پنجاب کے مسلمان مسلم لیگ کی پالیسی کی تائید میں ہیں یا اسکے خلاف ہیں اور یہ کہ پاکستان کے بننے یا نہ بننے کے متعلق ان کی رائے کیا ہے تو اس موقعہ پر جماعت احمدیہ نے بھی بٹالہ کی تحصیل سے چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے کو بطور امیدوار کھڑا کیا تھا اور چونکہ یہ خاکسار اس وقت جماعت کی طرف سے بٹالہ کی الیکشن کا انچارج تھا اور اتفاق سے میں اس وقت ناظر اعلیٰ بھی تھا اسلئے اس الیکشن اور اس کے بعد کے بہت سے حالات اس وقت تک میرے ذہن میں بڑی حد تک تازہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اس الیکشن میں چوہدری فتح محمد صاحب کو نمایاں کامیابی عطا فرمائی اور وہ اپنے یونینسٹ حریف کو شکست دے کر مسلم لیگ کی مضبوطی کا باعث بن گئے۔

(الفضل ۲۱ر اپریل ۵۵ء)

جولائی ۴۶ء میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تیرہ بیش قیمت مکتوبات کی نقل مکرم ملک فضل حسین صاحب سابق کارکن صیغہ تالیف و تصنیف قادیان کو بغرض اشاعت مرحمت فرمائی۔ ان میں سے ایک خط خواجہ کمال الدین صاحب کے نام تھا اور باقی حضرت مولوی غلام حسن خان صاحب پشاوری مرحوم کے نام تھے۔ (الفضل ۲۷ جولائی ۴۶ء صہ ۳)

۲۲ر ستمبر ۴۶ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دہلی تشریف لے گئے حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب۔ درد صاحب مرحوم اور جناب مولوی ذوالفقار علی خاں صاحب گوہر مرحوم حضور کے ساتھ تھے۔ دہلی پہنچنے پر ایسے حالات پیدا ہو گئے کہ خود حضور نے بعض سیاسی لیڈروں سے ملنا اور براہ راست تبادلہ خیالات کرنا ضروری سمجھا چنانچہ حضور نے قائد اعظم مسٹر محمد علی جناح۔ مولانا ابوالکلام آزاد۔ گاندھی جی۔ نواب صاحب بھوپال۔ خواجہ ناظم الدین صاحب۔ سردار عبدالرب صاحب نشتر اور کئی دوسرے لیڈروں سے ملاقات فرمائی۔ اس سفر کے دوران حضور کی مساعی کی تمام رپورٹیں خود حضرت مرزا بشیر احمد صاحب الفضل میں بھجواتے رہے۔ دہلی میں تین ہفتہ سے زائد قیام فرمانے کے بعد حضور ۱۵ر اکتوبر کو واپس قادیان تشریف لے آئے۔

دسمبر ۴۶ء میں آپ کی مشہور تصنیف "تبلیغ ہدایت" کا پانچواں ایڈیشن شائع ہوا۔

(الفضل ۴ر دسمبر ۴۶ء)

۴۷ء کے شروع میں جب ہندوستان کے مختلف صوبوں میں فرقہ وارانہ فسادات شروع ہو گئے تو قادیان کے ہندو اور سکھ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ مختلف مقامی قوموں کی ایک مشترکہ امن کمیٹی قائم فرمائی جائے تاکہ قادیان کی فضا فرقہ وارانہ فسادات سے پاک رہے اور پہرے کا بھی انتظام کیا جائے۔ چنانچہ ان کی درخواست پر ایک امن کمیٹی بنادی گئی جس میں سات ممبر احمدیوں کے تھے۔ پانچ ہندوؤں اور سکھوں کے اور چھ غیر احمدیوں کے یہ کمیٹی مارچ ۴۷ء میں قائم ہوئی اور ۱۰ر مارچ کو [illegible]

عنوان یہ تھا کہ

"ہندوؤں مسلمانوں اور سکھوں سے دردمندانہ اپیل"

اس کمیٹی کے سیکرٹری مولوی برکات احمد صاحب مرحوم ناظر امور عامہ تجویز ہوئے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اپنے ایک نوٹ میں اس کمیٹی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ فسادات کے ابتداء میں ہی قادیان میں ایک امن کمیٹی بنادی گئی تھی جس میں احمدیوں کے علاوہ دوسرے مسلمانوں اور سکھوں اور ہندوؤں نے بھی شرکت کی اور اس کمیٹی کی وجہ سے قادیان اور اسکے ماحول میں الحمدللہ اچھا اثر پیدا ہوا۔"

(الفضل ۲۰ر مارچ ۴۷ء صہ ۳)

ان ایام میں سیاسی حالات کی نزاکت کو دیکھتے ہوئے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو صدر انجمن احمدیہ کا ناظر اعلیٰ مقرر کیا گیا چنانچہ آپ نے ان ایام میں ایک بیدار مغز قائد کی طرح اپنی ذمہ داریوں کو نہایت احسن طریق پر سرانجام دیا اور سیاسیات میں ہندوؤں اور سکھوں کی راہنمائی کے لئے نہایت ٹھوس اور مدلل مضامین لکھے۔ آپ نے مسلمانوں کے قومی مفاد کی خاطر قائد اعظم مسٹر جناح جو اس وقت آل انڈیا مسلم لیگ کے صدر تھے انکو بھی بعض نہایت قیمتی مشورے دئے۔

(الفضل ۶ر مئی ۴۷ء)

۹ر مئی ۴۷ء کے الفضل میں "خالصہ ہوشیار باش" کے زیر عنوان آپ نے سکھ صاحبان سے دردمندانہ اپیل کی کہ ان کا فائدہ ہندوؤں کی بجائے مسلمانوں کے ساتھ اتحاد کرنے میں ہے اس لئے وہ اس وقت کو غنیمت سمجھیں اور مسلمانوں کے ساتھ ایک باعزت سمجھوتہ کر لیں۔ یہ مضمون علیحدہ پمفلٹ کی صورت میں اردو انگریزی اور گورمکھی تینوں زبانوں میں شائع ہوا۔ پٹیالہ کے ایک اخبار "خادم" مورخہ ۱۲ر جون ۴۷ء میں بھی اس کی اشاعت ہوئی۔

۱۹ر مئی ۴۷ء کے اخبار میں آپ نے "مسلمانوں کا مطالبۂ پاکستان اور اسکے مقابل پر تقسیم پنجاب کا سوال" زیر بحث لا کر مطالبۂ پاکستان کی اہمیت کو واضح فرمایا اور ساتھ ہی اس امر پر زور دیا کہ پنجاب کی تقسیم کا مطالبہ سراسر غیر منصفانہ بلکہ ظالمانہ مطالبہ ہے۔

۲۲ر مئی کو آپ نے اس امر پر ایک مضمون کے ذریعہ روشنی ڈالی کہ اگر خدانخواستہ پنجاب تقسیم ہو تو ایسی مجبوری کی صورت میں ہمیں بعض شرائط کو بہرحال ملحوظ رکھنا چاہیئے اور پھر آپ نے پانچ شرائط کا ذکر فرمایا جن کو ملحوظ رکھنا آپ کے نزدیک بڑا ضروری تھا۔

۲۴ر مئی کو بحیثیت چیف سیکرٹری جماعت احمدیہ قادیان آپ نے مسٹر اٹیلی وزیر اعظم برطانیہ اور مسٹر چرچل لیڈر حزب مخالف کو تار بھجوایا کہ احمدیہ جماعت پنجاب کی تقسیم کے سخت خلاف ہے کیونکہ وہ جغرافیائی اور اقتصادی لحاظ سے ایک قدرتی یونٹ ہے اور اسے ہندوستان کی تقسیم پر قیاس کرنا اور اس کا طبعی نتیجہ قرار دینا بالکل خلاف انصاف اور خلاف [illegible]

۱۴ر جون ۴۷ء کے الفضل میں آپ نے ایک مضمون کے ذریعہ دوستوں کو توجہ دلائی کہ پنجاب کی تقسیم ناگزیر ہے مگر ہمارا فرض ہے کہ آخری وقت تک جد و جہد جاری رکھیں اور پھر باؤنڈری کمیشن کے لئے مسلمانوں کو وسیع تیاری کی ضرورت کی طرف متوجہ فرمایا۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے مضمون "خالصہ ہوشیار باش" پر سکھوں کے اخبار "شیر پنجاب" نے ۱۵ر جون ۴۷ء کے پرچہ میں تنقید کی جس کے جواب میں حضرت میاں صاحب نے ۲۰ر جون ۴۷ء کے الفضل میں ایک مضمون لکھا "شیر پنجاب" نے اپنے مضمون میں لکھا تھا کہ سکھ ان مظالم کو یاد کریں جو گزشتہ زمانہ میں مسلمان ان پر کرتے رہے ہیں اور مسلمانوں کے ساتھ اتحاد نہ کریں۔ اس پر حضرت میاں صاحب نے یہ نہایت ہی لطیف جواب دیا کہ

"میں اس بات کو تسلیم کرتا ہوں کہ مسلمانوں کا ایک حصہ احمدیوں کی مخالفت میں پیش پیش رہا ہے اور ہمیں اپنی تلخ آپ بیتی بھولی نہیں بلکہ وہ ہماری تاریخ کا ایک سنہری ورق ہے جس نے ہمیں قومی بیداری اور تنظیم کے بہت سے سبق سکھائے ہیں مگر باوجود اسکے مجھے افسوس ہے کہ آپ کا یہ داؤ ہم پر نہیں چل سکتا کیونکہ ہماری گھٹی میں یہ تعلیم پڑی ہوئی ہے کہ مخالفت میں فرد کی طرف نہ دیکھو بلکہ اصول کی طرف دیکھو اور دشمنی انسانوں کیساتھ کبھی نہ رکھو بلکہ صرف برے خیالات کے ساتھ رکھو کیونکہ کل کو یہی مخالف لوگ اچھے خیالات اختیار کر کے دوست بن سکتے ہیں چنانچہ احمدیوں کا پچانوے فیصدی حصہ دوسرے مسلمانوں میں سے ہی نکل کر آیا ہے پس اگر گزشتہ زمانہ میں کسی نے ہم پر ظلم کیا ہے تو اس وقت ہم اسکے ظلم کو حوالہ بخدا کر کے صرف یہ دیکھیں گے کہ انصاف کا تقاضا کیا ہے اور افراد کے متعلق ہم بہرحال عفو اور رحم کے عنصر کو مقدم کریں گے۔"

(الفضل ۲۰ر جون ۴۷ء)

جولائی ۴۷ء میں آپ نے پنجاب باؤنڈری کمیشن کے غور کے لئے چند اصولی نوٹ شائع فرمائے۔ تاکہ کمیشن کو ایسے فیصلہ ...... کی توفیق ملے جو ساری قوموں کے لئے حق و انصاف کا فیصلہ ہو اور ملک میں امن و اتحاد کا موجب بنے۔

(الفضل ۱۹ر جولائی ۴۷ء)

۳۱ر اگست ۴۷ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جماعتی مشورہ سے بعد دوپہر ایک بج کر پندرہ منٹ پر کیپٹن عطاء اللہ ظہور احمد صاحب کی اسکورٹ کے ذریعہ قادیان سے پاکستان کے لئے روانہ ہو گئے۔

(الفضل ۳۱ جولائی ۴۹ء)

روانہ ہونے سے قبل حضور نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو جماعت قادیان اور جماعت ضلع گورداسپور کے نام ایک پیغام لکھ کر دیا اور ہدایت فرمائی کہ حضور کے

روانہ ہونے کے بعد آپ اسے جماعت تک پہنچا دیں اس پیغام میں حضور نے ضروری ہدایات دینے کے بعد تحریر فرمایا کہ

"میں اپنی غیر حاضری کے ایام میں عزیز مرزا بشیر احمد صاحب کو اپنا قائمقام ضلع گورداسپور اور قادیان کے لئے مقرر کرتا ہوں ان کی فرمانبرداری اور اطاعت کرو اور ان کے ہر حکم پر اس طرح قربانی کرو جس طرح محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے آپ فرماتے ہیں من اطاع امیری فقد اطاعنی ومن عصی امیری فقد عصانی یعنی جس نے میرے مقرر کردہ امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے میرے مقرر کردہ امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی پس جو ان کی اطاعت کرے گا وہ میری اطاعت کرے گا اور جو میری اطاعت کرے گا وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اطاعت کرے گا اور جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اطاعت کرے گا وہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرے گا اور وہی مومن کہلا سکتا ہے دوسرا نہیں" (الفضل)

(بشکریہ اصحاب احمد جلد اول ص ۷ و الفضل ۸ رجون ۴۸ء ۱۹)

ستمبر ۱۹۴۷ء میں جب حالات زیادہ مخدوش ہو گئے تو حضرت مرزا بشیر احمد صاحب نے ایک دن نماز عصر کے بعد صحابہ حضرت مسیح موعود کی معیت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مزار مبارک پر اجتماعی دعا فرمائی جو قریباً نصف گھنٹہ تک جاری رہی۔ (الفضل ۱۸ ستمبر ۱۹۴۷ء)

ان انتہائی نازک ایام میں مخالفین کے ہر قسم کے بد ارادوں کے باوجود اللہ تعالیٰ نے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی خاص حفاظت فرمائی اور اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا وہ رؤیا نہایت صفائی سے پورا ہو گیا جس میں آپ کو دکھایا گیا تھا کہ

"اس قدر زنبور ہیں (جن سے مراد کمینہ دشمن ہیں) کہ تمام سطح زمین ان سے پر ہے ٹڈی دل سے زیادہ ان کی کثرت ہے اس قدر ہیں کہ زمین کو تک گیا ڈھانک دیا ہے اور تھوڑے ان میں سے پرواز بھی کر رہے ہیں جو نیش زنی کا ارادہ رکھتے ہیں مگر نامراد رہے اور میں اپنے دونوں لڑکوں شریف اور بشیر کو کہتا ہوں کہ قرآن شریف کی یہ آیت پڑھو اور بدن پر پھونک لو کچھ نقصان نہیں کریں گے اور وہ آیت یہ ہے

واذا بطشتم بطشتم جبارین"

(تذکرہ ص ۶۶۳)

اس رؤیا میں بتایا گیا تھا کہ ایک زمانہ میں حالات ایسے بگڑ جائیں گے کہ دشمن حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اور حضرت مرزا شریف احمد صاحب دونوں کو نقصان پہنچانا چاہے گا مگر اللہ تعالیٰ اسے نامراد رکھے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا اور آپ خدائی حفاظت میں سلامتی کے ساتھ اپنے فرائض سرانجام دیتے رہے۔

"۲۲ ستمبر ۱۹۴۷ء کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے ماتحت حضرت مرزا بشیر احمد صاحب میجر مرزا داؤد احمد صاحب کی اسکورٹ میں قادیان سے روانہ ہو کر لاہور (پاکستان) میں تشریف لے آئے آپ کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے ماتحت حضرت مرزا عزیز احمد صاحب ایم اے مقامی امیر مقرر ہوئے۔"

(الفضل، جنوری ۱۹۴۸ء)

آپ کے پاکستان میں تشریف لانے کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے "حفاظت مرکز" کے نام سے ایک جدید صیغہ قائم فرمایا جس کا تعلق درویشان قادیان کے ساتھ تھا اور اس کا ناظر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو مقرر فرمایا جس پر آپ انتہائی تک فائز رہے۔

"جلسہ سالانہ ۱۹۴۷ء جو لاہور میں منعقد ہوا اس کے لئے نظارت ضیافت کی طرف سے ایک انتظامیہ کمیٹی مقرر کی گئی تھی اس میں نگران اعلیٰ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو مقرر کیا گیا"

(الفضل ۱۸ دسمبر ۱۹۴۷ء)

درخواست دعا

مکرم عبد الباری صاحب قیوم واقف زندگی متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ ابن مکرم کیپٹن شیخ نواب دین صاحب ایک لمبے عرصے سے NIGHT MARE کی تکلیف میں مبتلا ہیں جس کی وجہ سے دل گھٹتا رہتا ہے اور جسم کے مختلف حصوں میں درد اٹھتا ہے۔

بزرگان سلسلہ و احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے

پاکستان میں عیسائیت کی تبلیغ کا مغربی جرمنی میں پروپیگنڈا

احمدی مبلغ کی طرف سے اسلام کا کامیاب دفاع

مکرم حسن محمد خانصاحب نائب وکیل التبشیر ربوہ

جرمنی سے حال ہی میں ایک رپورٹ موصول ہوئی ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ پاکستان میں تبلیغ عیسائیت کا غیر ممالک میں کس طرح پروپیگنڈا کیا جاتا ہے اور اس رپورٹ سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ اس وقت عیسائیت کے دفاع کے لئے اگر کوئی سینہ سپر ہے تو وہ جماعت احمدیہ ہی ہے۔ اس رپورٹ کا خلاصہ قارئین کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔

یہ مکرم مسعود احمد صاحب جہلمی فرانکفورٹ جرمنی سے لکھتے ہیں کہ YMCA ہال میں ایک لیکچر ہوا۔ جس کا عنوان تھا "پاکستان میں عیسائیت کی تبلیغ" ہمارے مبلغ مسعود احمد صاحب وہاں گئے اور یہ لیکچر سنا۔ اس لیکچر میں تصاویر کے ذریعہ ساری کارروائی دکھائی گئی۔

لیکچر کے اختتام پر مسعود صاحب نے اپنے خیالات کے اظہار کی اجازت طلب کر کے کہا کہ آخر عیسائی مسلمانوں کو کیا پیغام دینا چاہتے ہیں۔ اگر واقعی وہ ایسی ہی چیز ہے جو لینے کے لائق ہے تو ہمیں بھی وہ چیز دی جاتی۔ یہ سن کر حاضرین بڑے حیران ہوئے لیکن منتظم صاحب نے کچھ تلخی کے ساتھ یہ کہہ کر مجلس برخاست کر دی کہ ہمیں معلوم ہے جو کچھ قرآن میں لکھا ہے۔ اور آپ کو معلوم ہے جو بائیبل میں لکھا ہے۔ اسلئے ہم بحث کے لئے تیار نہیں۔

مگر جلسہ کے بعد لوگوں کا ہجوم مسعود احمد صاحب کے گرد اکٹھا ہو گیا۔ انہیں اسلام کا پیغام پہنچانے کا موقعہ ملا۔ اور ایک گھنٹہ سے زائد یہ گفتگو جاری رہی اور خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت ہی اچھا اثر ہوا۔ بہت سے لوگوں نے تعارفی کارڈ حاصل کیا۔ قلوب کو بدلنے والا صرف خدا تعالیٰ ہی ہے۔ اس لئے دعا فرمائیں کہ وہ ہماری حقیر کوششوں میں بھی اپنے فضل سے بہت برکتیں ڈال دے۔

تقریب شادی

ربوہ مورخہ ۲۳ فروری ۱۹۶۴ء کو سابق مبلغ امریکہ مکرم چوہدری غلام یٰسین صاحب ابن حضرت چوہدری محمد دین صاحب مرحوم و اور سلیم بیگم صاحبہ بنت مکرم چوہدری اللہ دتہ صاحب چیمہ آف پیرکوٹ ضلع گوجرانوالہ کی تقریب شادی عمل میں آئی۔

بارات اس روز صبح آٹھ بجے بذریعہ لاری ربوہ سے پیرکوٹ روانہ ہوئی اور رات کو واپس پہنچی۔ بارات کے وہاں پہنچنے پر مکرم صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب نے دو ہزار روپیہ حق مہر پر دونوں کے نکاح کا اعلان فرمایا ازاں بعد تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ جس میں محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب نائب ناظر امور عامہ نے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دعا کرائی۔

مورخہ ۲۴ فروری ۱۹۶۴ء کو بعد نماز مغرب مکرم چوہدری غلام یٰسین صاحب کے برادر اکبر مکرم چوہدری غلام مرتضےٰ صاحب بار ایٹ لاء نے دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ جس میں خاندان حضرت مسیح موعود کے افراد و حضور علیہ السلام کے بعض صحابہ اور متعدد دیگر احباب شریک ہوئے۔ دعوت طعام کے اختتام پر حضرت ڈپٹی محمد شریف صاحب ریٹائرڈ ای اے سی نے رشتہ کے بابرکت ہونے کی دعا کرائی

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے خیر و برکت کا موجب اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے آمین اللھم آمین۔

(ملک منور احمد فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ - ربوہ)

انصار اللہ کے چندہ جات کی وصولی

زعما مجالس انصار اللہ اس بات کا پورے طور پر خیال رکھیں کہ ان تمام اراکین سے جنکو ماہوار آمد ہوتی ہے۔ ماہ بماہ چندہ وصول ہونا چاہیئے۔ اس کا فائدہ یہ ہو گا۔ کہ ماہ بماہ چندہ دینا اراکین کے لئے بھی آسان ہے اور اس طرح مجالس کے ذمہ بھی بقایا نہ ہو گا۔ یہ بھی مدنظر رہے کہ جس قدر بھی چندہ وصول ہو وہ باقاعدہ ہر ماہ مرکز میں بھجوایا جاتا ہے۔ چاہے رقم کس قدر قلیل کیوں نہ ہو ایسا کرنے سے آپ کو دینی ذمہ داری کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ ہوتی رہیگی انشاء اللہ

قائد مال انصار اللہ مرکزیہ

چندہ تعمیر وقفِ جدید

آگے قدم بڑھانے والے مخلصین

"رہنی دنیا تک دعا" کی تحریک" کے عنوان سے تعمیر دفتر وقفِ جدید کے سلسلہ میں جو اپیل کی گئی تھی اس کے جواب میں مندرجہ ذیل احباب نے اعلیٰ درجہ کے خلوص کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس نیکی میں حصہ لیا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے فضلوں کا وارث بنائے۔ آمین

(ناظم مال وقفِ جدید)

نام	رقم	
مکرم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب	۵۰۰۔۰۰	نقد
مکرم چوہدری نبی احمد صاحب ماڈرن موٹرز کراچی	۱۰۰۰۔۰۰	"
مکرم چوہدری سلطان علی احمد صاحب محمد آباد پور	۲۰۰۔۰۰	"
خواجہ عبد العزیز صاحب گرمولا ورکاں	۱۰۰۔۰۰	"
مکرم نیک محمد صاحب "	۱۰۰۔۰۰	"
" جمال دین صاحب راجوئی عنایت "	۱۰۰۔۰۰	"
" چوہدری نواب خان صاحب ۷ جنوبی سرگودھا	۱۰۰۔۰۰	"
" میاں عبد الرحیم صاحب زرعی بنک گوجرانوالہ	۶۲۔۰۰	"
" ملک محمد عبد الخالق صاحب ٹھیکیدار سکھر	۱۱۰۔۰۰	"
" ملک عمر علی احمد صاحب رئیس ملتان	۱۰۰۔۰۰	وعدہ
" مولوی نذیر احمد صاحب ملتان چھاؤنی	۱۰۰۔۰۰	"
مجلس انصار اللہ گرمولا ورکاں	۱۰۰۔۰۰	"
مجلس خدام الاحمدیہ " "	۱۰۰۔۰۰	"
لجنہ اماء اللہ "	۱۰۰۔۰۰	"
مکرم سید عبد السلام صاحب معلم وقفِ جدید "	۱۰۰۔۰۰	"
" نذیر احمد و مہر بخش صاحبان " "	۱۰۰۔۰۰	"
" نذیر احمد صاحب قائد قائد مجلس خدام الاحمدیہ "	۱۰۰۔۰۰	"
" محمد شفیع صاحب مہاجر چارکوٹ کشمیر	۱۰۰۔۰۰	"
" احمد الدین ولد نواب خان صاحب	۱۰۰۔۰۰	"
" چوہدری مسعود احمد صاحب بھنگواں کراچی	۱۰۰۰۔۰۰	"
" شیخ ہدایت اللہ صاحب لنڈا بازار لاہور	۱۰۰۔۰۰	"

نوٹ:۔ جن دوستوں نے ابھی تک چندہ ارسال نہیں فرمایا وہ جلد بھجوانے کی کوشش فرمادیں۔ جزاہم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

(ناظم ...)

پتہ جات مطلوب ہیں

مندرجہ ذیل احباب جہاں کہیں بھی ہوں۔ اپنے مکمل موجودہ ایڈریس سے نظارت ہذا کو مطلع فرمائیں۔ اگر کسی دوسرے دوست کو ان میں سے کسی کے متعلق علم ہو تو نظارت ہذا کو ان کے موجودہ پتہ سے آگاہ فرمادیں۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

۱۔ طالب علی صاحب وڈبانوالہ ڈاکخانہ خاص براستہ چونڈہ ضلع سیالکوٹ

۲۔ مراد علی و سلطان علی صاحبان بمقام ودعانی چیمہ تحصیل ناروال

۳۔ سردار خان صاحب چک ودتہ تحصیل ڈسکہ

۴۔ سلیم احمد صاحب صدیقی بمقام بدوکی براستہ بھوپال والہ

۵۔ میاں اللہ رکھا صاحب کالونیز تحصیل ناروال

۶۔ مفتی عبد الرحیم صاحب اکاؤنٹنٹ میونسپل کمیٹی حاصلپور۔ ضلع بہاولپور

۷۔ ڈاکٹر عبد المنان صاحب فورٹ منرو ڈاکخانہ کھر تحصیل و ضلع ڈیرہ غازی خان

۸۔ ماسٹر رحمت علی صاحب خانپور بگا شیر ضلع مظفر گڑھ

۹۔ چوہدری صادق محمد خان صاحب انچارج ویٹرنری ہسپتال خانگڑھ ضلع مظفر گڑھ

۱۰۔ محمد سلیمان صاحب موضع کروڑ تحصیل لیہ

۱۱۔ چوہدری اکبر علی صاحب چک $\frac{3}{4\text{-R}}$

۱۲۔ محمد اقبال صاحب قصبہ بیراج۔ ضلع مظفر گڑھ

اطفال الاحمدیہ کیوں ضروری ہے؟

جماعت احمدیہ کی ترقی اور مضبوطی کے لئے ہمیں اپنی اولادوں کی تربیت کی طرف زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ حضرت المصلح الموعود نے اہم فریضہ کی ادائیگی میں والدین کی مدد کے لئے مجلس اطفال الاحمدیہ کو قائم فرمایا۔ اب یہ ضروری ہے۔ کہ جہاں بھی کم از کم تین بچے، ۷ سال سے ۱۵ سال تک کی عمر کے ہوں۔ وہاں مجلس اطفال الاحمدیہ کو قائم کیا جائے۔ جس کا آسان ذریعہ یہ ہے۔

۱۔ جہاں مجلس خدام الاحمدیہ قائم ہے۔ وہاں کے قائد صاحب کسی موزوں خادم کو ناظم اطفال الاحمدیہ مقرر فرما کر بچوں کی تعلیمی کلاس شروع کرا دیں۔ اور مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ کو اطلاع دیں۔ تا ناظم اطفال کی مدد کی جا سکے۔ تعلیم و تربیت کے کام کو چلانے کے لئے بڑی عمر کے صاحب علم و وقار دوست کو بطور مربی مقرر کرنا بھی مفید ثابت ہوگا۔

۲۔ اگر مجلس خدام الاحمدیہ قائم نہیں ہوتی۔ تو وہاں کے پریذیڈنٹ صاحب یا سیکرٹری صاحب جماعت احمدیہ اپنے احمدی بچوں کی بہتری کی خاطر کوئی موزوں مربی اطفال مقرر فرما کر مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ کو اطلاع دیں۔ اور بچوں کی تعداد بھی لکھیں۔ تا ان کے حالات کے مطابق مربی صاحب کی راہنمائی کی جا سکے۔

۳۔ اگر مندرجہ بالا دونوں طریقوں سے کامیابی نہ ہو تو احمدی بچے اس اعلان کے پڑھتے ہی خود جمع ہوں۔ اپنے میں سے کسی کو سیکرٹری اطفال مقرر کریں۔ اور بچوں کی تعداد اور سیکرٹری کے نام سے مہتمم اطفال الاحمدیہ ربوہ کو اطلاع دیں۔ تا اطفال الاحمدیہ کے کام کو چلانے کے لئے ہدایات دی جائیں۔

اطفال الاحمدیہ کے ماہانہ رپورٹ فارم۔ رکنیت فارم۔ بجٹ فارم اور امتحانات کا کورس آپ کا خط آنے پر آپ کو بھجوا یا جا سکتا ہے۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

اطفال اور سالانہ امتحانات

مارچ میں سکولوں کے سالانہ امتحان ہو رہے ہیں۔ جن کے لئے کماحقہ تیاری کرنا سب اطفال کے لئے لازمی ہے تاکوئی طفل اپنے امتحان میں فیل نہ ہو جائے۔

مجالس کے عہدیداران اس طرف توجہ دیں اور جو بچے تعلیم میں کمزور ہوں ان کے لئے تعلیمی کلاس کو جاری کریں۔ سیالکوٹ کی مجلس نے ان کلاسوں کے اجراء کا کامیاب تجربہ کیا ہے۔ دوسری مجالس بھی ان کی تقلید کریں۔ (مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

ہفتہ شجرکاری اور اطفال

آج کل گورنمنٹ پاکستان کی طرف سے ہفتہ شجرکاری منایا جا رہا ہے۔

اطفال بھی اس ہفتہ میں تعاون کریں اور اپنی اپنی جگہوں پر زیادہ سے زیادہ درخت لگائیں — یہ چیز ان کے امتحانات تمر اطفال اور ہلال اطفال میں زیادہ نمبر حاصل کرنے میں بھی مدد دے گی

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میری صحت کچھ عرصہ سے خراب چلی آرہی ہے۔ احباب جماعت صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمادیں۔ (منشی) محمد اسمٰعیل چنیوٹ)

۲۔ میری امی جان کچھ دنوں سے کھانسی کی وجہ سے بہت بیمار ہیں احباب سے دعا کی درخواست ہے (محمد انور حق)

۳۔ میرا لڑکا مبارک انگلینڈ سے لکھتا ہے کہ پیشاب زیادہ آتا ہے اور کمزوری ہو رہی ہے۔ احباب میرے لڑکے کے لئے دعا فرمادیں۔ اللہ تعالیٰ شفا دیوے۔ آمین ثم آمین

(خاکسار فضل احمد محمود آبادی۔ جہلم)

۴۔ جناب میاں محمد عمر صاحب بی اے ایل ایل بی منٹگمری چند پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔ میاں صاحب موصوف کے لئے دعا فرمادیں۔ کہ رب العزت ان کی پریشانیاں دور کرے۔ جناب میاں صاحب موصوف بہت دیندار اور احمدیت کے شیدائی ہیں۔

(پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ لیہ۔ ضلع مظفر گڑھ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

ڈھاکہ ۲۷، فروری۔ وزیر خارجہ جناب ذوالفقار علی بھٹو نے کہا ہے کہ بھارت تمام مسلم آبادی کو ختم کرنے کے درپے ہے وہ یہاں چینی وزیر اعظم سے پاکستانی رہنماؤں کی بات چیت کا لب لباب بتانے کے لئے ایک پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے وزیر خارجہ نے بتایا کہ بات چیت بڑی اطمینان بخش اور تعمیری نوعیت کی تھی اور اس سے ہمارے علاقہ کے مسائل کا حل تلاش کرنے میں مدد ملی ہے ایک استفسار کے جواب میں وزیر خارجہ نے کہا ہم نے مسٹر چو این لائی سے دفاعی معاہدوں کے متعلق بات چیت کی ہے جب ان سے سوال کیا گیا کہ آیا دفاعی معاہدوں کے متعلق بات چیت کی ہے جب ان سے سوال کیا گیا کہ آیا دفاعی معاہدوں یا کسی دوسرے مسئلہ پر چین اور پاکستان میں کوئی اختلافات ہیں تو وزیر خارجہ نے کہا ہر دو ملکوں میں بعض مسئلوں پر نقطہ نظر کا اختلاف موجود رہتا ہے اور ایسے اختلافات دوا تحادیوں میں موجود ہونا کوئی نئی بات نہیں ہے ایک اور سوال کے جواب میں انھوں نے بتایا چونکہ پاکستان بھی بنڈونگ کانفرنس بلانے میں شریک تھا اس لئے وہ بنڈونگ کانفرنس کے اصولوں پر کاربند ہے بھارت نے بڑے محتاط انداز میں اس کانفرنس میں شرکت کی تھی اس لئے وہ کانفرنس کے ان اصولوں کو اپنی مرضی اور نقطۂ نظر کے مطابق تشریح کرنے کا عادی ہے جب ایک غیر ملکی نامہ نگار نے جناب بھٹو سے سوال کیا کہ وہ چین کو اتحادی یا دوست۔ کیا تصور کرتا ہے تو انھوں نے جواب دیا چین ایک اچھا ہمسایہ ہے اور پاکستان کے اس سے دوستانہ تعلقات ہیں انھوں نے مزید کہا کہ پاکستان کچھ عرصہ سے مغربی طاقتوں سے کہہ رہا ہے کہ وہ اتحادی کی اصطلاح کے معنی اور مطلب کی تعریف کریں بھارت میں مسلمان اقلیت کے بارے میں وزیر خارجہ نے کہا کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بھارت اپنے علاقہ میں مسلم اقلیت کو ختم کرنے پر ادھار کھائے بیٹھا ہے اب تک مغربی بنگال سے ایک لاکھ چھیاسٹھ ہزار مسلمان مشرقی پاکستان دھکیلے جا چکے ہیں جس سے حکومت پاکستان سنگین حالات سے دوچار ہو گئی ہے اس بارے میں ہم نے بارہا بھارت کو ایک کانفرنس بلانے کی تجویز پیش کی ہے لیکن ہر بار اس کو مسترد کر دیا جاتا رہا ہے۔

ڈھاکہ ۲۷، فروری چین کے وزیر اعظم مسٹر چو این لائی نے گزشتہ شب ہوٹل شاہ باغ میں اپنی الوداعی تقریر میں بنگلہ زبان کا ایک فقرہ بول کر تمام حاضرین کو حیران کر دیا تمام حاضرین خوشی سے تقریباً تین منٹ تک مسلسل تالیاں بجاتے رہے چینی وزیر اعظم نے بنگلہ زبان میں پاکستان چین دوستی زندہ باد کا نعرہ لگایا تھا۔

کولمبو ۲۷، فروری عوامی جمہوریہ چین کے وزیر اعظم مسٹر چو این لائی کل ڈھاکہ سے لنکا کے دورہ پر یہاں پہنچے ہوائی اڈہ پر وزیر اعظم مسز بندرا نائیکے نے ان کا استقبال کیا۔

نئی دہلی ۲۷، فروری بھارت کے وزیر بے محکمہ لال بہادر شاستری نے اعتراف کیا ہے کہ بھارت میں مقبوضہ کشمیر کا انضمام فی الحال ممکن نہیں وہ راجیہ سبھا میں جن سنگھ رہنما مسٹر واجپائے اور کمیونسٹ رہنما بھوپیش گپتا کے سوالات کا جواب دے رہے تھے اس بحث میں جن تین وزراء نے شرکت کی ان کے بیانات میں کافی تضاد تھا شاستری نے کہا کہ اس وقت بھارت میں مقبوضہ کشمیر کا انضمام جلد بازی کی دلیل ہے نائب وزیر خارجہ مسز لکشمی مینن نے کہا کہ مقبوضہ کشمیر کو مکمل طور پر بھارت میں ضم کیا جا چکا ہے پیشتر وزیر تعلیم مسٹر چھاگلہ نے مطالبہ کیا تھا کہ مقبوضہ کشمیر کو جلد از جلد بھارت میں ضم کیا جائے

انقرہ ۲۷، فروری ترکی کے وزیر اعظم جناب عصمت انونو نے روسی وزیر اعظم خروشیف کے نام جوابی مراسلہ میں کہا ہے کہ روس قبرص میں مسلمانوں کے قتل عام سے چشم پوشی کر کے ترکی پر بے بنیاد الزامات لگا رہا ہے جناب عصمت انونو نے روس کے اس الزام کی تردید کی کہ ترکی سلوٹ کی فوج کے ذریعہ قبرص پر قبضہ کرنا چاہتا ہے۔ دریں اثناء قبرص کے نائب صدر جناب فاضل کوچک نے کہا ہے کہ روس نے مداخلت کی تو قبرص دوسرا کیوبا بن جائے گا۔ انھوں نے کہا کہ روس اپنی ذاتی اغراض کے لئے ترکوں پر بے بنیاد الزام لگا رہا ہے

نئی دہلی ۲۷، فروری۔ جمعہ کے روز مقبوضہ کشمیر میں خواجہ شمس الدین کی جگہ جی ایم صادق کو نیا لیڈر منتخب کرانے کے سلسلے میں جموں سری نگر اور بھارتی دارالحکومت میں زبردست سیاسی سرگرمیاں جاری ہیں نیشنل کانفرنس کے ارکان نے دھمکی دی ہے کہ اگر کشمیر کے بارے میں شاستری منصوبے پر عمل درآمد کیا گیا تو وہ مستعفی ہو جائیں گے اور ریاست میں زبردست غم و غصہ کی لہر دوڑ جائے گی اور صورت حال خراب ہونے کی تمام ذمہ داری بھارتی حکومت پر ہوگی دریں اثناء بخشی غلام محمد نے وزیر اعظم نہرو کو یقین دلایا ہے کہ وہ جی ایم صادق کو نیا لیڈر منتخب کرانے کی پوری کوشش کریں گے انھوں نے اس سلسلے میں وزیر اعظم کو اپنی مشکلات سے آگاہ کر دیا ہے اور مسلم مجلس عمل کے کنوینر مولانا مسعودی نے جیل میں شیخ عبداللہ سے ملاقات کی ہے انھوں نے کہا جب تک موئے مبارک کی چوری کے خلاف ایجی ٹیشن کے دوران گرفتار کئے جانے والے لوگوں کو رہا نہیں کیا جاتا ریاست میں امن قائم نہیں ہو سکتا انھوں نے کہا کہ گرفتار ہونے والوں میں سینکڑوں خواتین بھی شامل ہیں جنہیں اذیت ناک سزائیں دی جا رہی ہیں مولانا مسعودی ۲۸ فروری کو بھارت کے وزیر بے محکمہ لال بہادر شاستری سے ملاقات کر رہے ہیں

پیکنگ ۲۷۔ فروری۔ چین کے کثیر الاشاعت اخبار "پیپلز ڈیلی" نے اپنی تازہ اشاعت میں کہا ہے کہ وزیر اعظم مسٹر چو این لائی کے دورہ پاکستان سے دونوں ممالک کے دوستانہ تعلقات اور زیادہ مضبوط ہو گئے ہیں اور ایشیائی ممالک کے اتحاد کو بہت تقویت حاصل ہوئی ہے اخبار کے اداریہ میں مسٹر چو این لائی کے کامیاب دورہ پاکستان پر اظہار مسرت کیا گیا اور دونوں ممالک کو ایک دوسرے کے قریب لانے میں ان کے سربراہوں کی کوششوں کو سراہا گیا ہے اخبار نے توقع ظاہر کی ہے کہ پاکستان اور چین کے عوام مستقبل میں باہمی اتحاد آزادی کے تحفظ اور عالمی امن کے قیام کے لئے مشترکہ جدوجہد جاری رکھیں گے پاکستان زمانہ قدیم سے چین کا قریبی ہمسایہ چلا آ رہا ہے اور پاکستان کے عوام نے سامراجی طاقت سے آزادی حاصل کرنے کے لئے عظیم قربانیاں دی ہیں اور اب وہ آزادی اور سالمیت کے تحفظ اور اقتصادی ترقی کی طرف گامزن ہیں اخبار نے لکھا ہے کہ پاکستان نے گزشتہ چند سال میں تعجب خیز ترقی کی ہے۔

کراچی ۲۷ فروری صدر ایوب نے کہا ہے کہ ملک کو ایسے سماجی کارکنوں اور تنظیم کی سخت ضرورت ہے جو ملک کی بے لوث خدمت کر سکیں صدر نے کہا کہ حکومت عوام کی خدمت کرنے کی کوشش کر رہی ہے لیکن جب تک بے غرض اور بے لوث قسم کے لوگ میدان میں نہ آئیں گے اس وقت تک عوام کی خدمت کی رفتار کو تیز نہیں کیا جا سکتا صدر نے یہ بات اپنے ایک بیان میں کہی جو لائنز کلب لاہور کے سہ ماہی رسالہ میں شائع ہوا ہے

آزاد کشمیر پر حملہ کرنے والی بھارتی فوج کے متعدد سپاہی ہلاک اور زخمی

عبرتناک شکست کے بعد بھارتی سپاہ پر افراتفری میں بھاگ کھڑی ہوگئی

مظفر آباد ۲۰ فروری معلوم ہوا ہے کہ آزاد کشمیر میں وادی کرناہ کی اگلی چوکی پر حملہ کرنے والی بھارتی فوج کو لمحسان کی لڑائی میں زبردست جانی نقصان اٹھانا پڑا۔ اور متعدد حملہ آور زخمی ہو گئے۔ آزاد کشمیری فوج اور حملہ آور بھارتی فوج میں کل آدھی رات گئے تک شدید فائرنگ ہوتی رہی تھی۔ اس فائرنگ کے دوران بھارتی فوج پسپا ہو گئی۔

جو اطلاعات ملی ہیں ان کے مطابق لیگران کے نواح میں رات گئے تک لمحسان کی لڑائی کے بعد حملہ آور بھارتی فوج پسپا ہو کر اپنی سابقہ چوکیوں پر چلی گئی۔ بھارتی فوج نے آزاد کشمیر کی اگلی چوکی پر قبضہ کرنے کے لئے حملہ کر دیا تھا۔ جسے آزاد کشمیر کی فوج اور رسول رضاکاروں نے سخت مقابلہ کے بعد ناکام بنا دیا۔ اس پسپائی کے بعد بھارتی فوج نے ایک بار پھر حملہ کیا مگر اس بار بھی اسے ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔ لڑائی کے دوران حملہ آور فوج کو بھاری جانی نقصان اٹھانا پڑا اور بہت سے زخمیوں کو سٹریچروں میں ڈال کر اس پار لے جاتے ہوئے دیکھا گیا۔ بھارتی حملہ کو ناکام بنانے میں سول رضاکاروں نے آزاد فوج کی بھرپور مدد کی اور بھارتی فوج کی پسپائی میں نمایاں حصہ لیا۔ تاہم بھارتی فوج پسپائی کے دوران آزاد کشمیر کے موضع امروہی کے تین باشندوں کو اٹھا لے گئی اور ایک نواحی درگاہ کی بے حرمتی کی۔ درگاہ کی بے حرمتی پر جنگ بندی لائن کے اس جانب رہنے والے کشمیری مسلمانوں کے جذبات سخت مجروح ہوئے ہیں اور انہوں نے تہیہ کر لیا ہے کہ اگر بھارت نے دوبارہ حملہ کیا تو وہ بھی ہتھیار سنبھال کر دشمن کا مقابلہ کریں گے۔

سرحدی علاقوں کے تبادلہ کے انتظامات

نئی دہلی ۲۸ فروری۔ مغربی بنگال کے وزیر اعلیٰ مسٹر پی سی سین نے کل صوبائی اسمبلی میں کہا کہ مشرقی پاکستان اور مغربی بنگال کے درمیان گھرے ہوئے بعض سرحدی علاقوں کا تبادلہ عمل میں لانے کے انتظامات کئے جا رہے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ کوچ بہار (بھارت) اور رنگپور کے ڈپٹی کمشنروں نے اتفاق کر لیا ہے کہ ایک دوسرے کے علاقوں میں گھری ہوئی آبادی کی نقل مکانی میں رکاوٹ نہ پڑنے دی جائے۔

جاپانی طیارہ کے حادثہ میں تیس افراد ہلاک

ٹوکیو ۲۸ فروری۔ جاپان کے جنوبی جزیرہ کیوشو کے ہوائی اڈہ پر ایک طیارہ تباہ ہو گیا۔ جس میں تینتالیس مسافر سوار تھے۔ جاپانی براڈکاسٹنگ کارپوریشن نے بتایا کہ حادثہ میں تیس مسافر ہلاک ہو گئے۔

* راولپنڈی ۔ ۲۸ فروری۔ مرکزی وزیر تجارت مسٹر حمید الزمان اور افغان وزیر تجارت مسٹر محمد سرور خان کے درمیان باہمی دلچسپی کے امور

دولت مشترکہ کا خاتمہ ناگزیر ہے

نروبا ۲۰ فروری ۲۰ فروری۔ ڈاکٹر وزیر اعظم نیاسالینڈ ڈاکٹر ہیسٹنگز باندا نے گذشتہ روز کہا کہ جو لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ برطانوی دولت مشترکہ ختم نہیں ہوگی۔ وہ فی الحقیقت احمقوں کی جنت میں رہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ برطانیہ کے لوگ سمجھدار ہیں۔ جنہوں نے جلد محکوم اقوام کو آزادی دے دی۔ اگر وہ ایسا نہ کرتے تو ہندوستان، گھانا، نائیجیریا اور دیگر سابق برطانوی نوآبادیات ہرگز دولت مشترکہ میں نہ رہتے۔ آپ اسمبلی سے خطاب کر رہے تھے۔

پاکستان اقلیتوں کی حفاظت کرتا رہے گا

کراچی ۔ ۲۷ فروری۔ صدر ایوب نے کہا ہے کہ حکومت پاکستان اقلیتوں کے مفادات کے تحفظ میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرے گی اور اس سلسلہ میں بھارت کی اشتعال انگیزیوں کے باوجود اقلیتوں کی حفاظت جاری رکھے گی۔ انہوں نے یہ بات ڈھاکہ کے آرچ بشپ سے ملاقات کے دوران کہی جنہوں نے کل صدر ایوب سے کراچی میں ملاقات کی۔ صدر نے کہا کہ بعض سرحدی علاقوں میں چند عیسائی خاندان بھارت کے معاندانہ پراپیگنڈے سے متاثر ہو کر ترک وطن کر گئے تھے۔ جلد ہی ان میں سے بیشتر واپس پاکستان آ گئے جن کو ان کے گھروں میں دوبارہ آباد کیا جا چکا ہے۔ صدر نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ بھارتی حکومت باقی خاندانوں کو جو واپس پاکستان آنے کے خواہاں ہیں روک رہی ہے۔ کیونکہ وہ ان بدقسمت افراد کو اپنے پروپیگنڈا کے لئے استعمال کرنا چاہتی ہے۔

بھارتی زرعی مشینری خریدنے کیلئے روس سے بات چیت

کراچی ۲۸ فروری۔ منصوبہ بندی کمیشن کے ڈپٹی چیئرمین مسٹر سعید حسن نے کل یہاں بتایا کہ زرعی ترقی کی رفتار تیز تر کرنے کے لئے روس اور مشرقی یورپ کے متعدد ملکوں سے بھاری زرعی مشینری خریدنے کی بات چیت کی جا رہی ہے۔ مسٹر سعید نے کہا کہ زرعی مشینری موجودہ پانچ سالہ منصوبہ کی مدت کے اندر ہی پاکستان آنے لگے گی۔ اس نوع سے بات چیت یوگوسلاویہ اور چیکوسلواکیہ وغیرہ سے بھی کی جا رہی ہے۔
۴ پر بات چیت ہوئی افغان وزیر رابطہ اراضی کے سمجھوتہ کے لئے بات چیت کرنے پاکستان آیا ہے۔

مجلس اطفال الاحمدیہ سیالکوٹ کا قابل رشک نمونہ

مکرم مبشر احمد صاحب پال ناظم اطفال الاحمدیہ سیالکوٹ تحریر فرماتے ہیں کہ مقامی اطفال نے بحساب ۳۳ روپے فی طفل چندہ دفتر جدید کی تحریک میں ادا کر دیا ہے ان ننھے مجاہدین نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے تازہ ارشاد کی روشنی میں یہ فیصلہ کیا کہ وہ ضرور السابقون الاولون کی لسٹ میں شامل ہونے کی کوشش کریں گے چنانچہ اس نیک کام کے لئے ہفتہ دفتر جدید پورے اہتمام کے ساتھ منایا گیا اور سو فیصدی چندہ جملہ اطفال سیالکوٹ نے ادا کر دیا۔ ان مجاہدین نے نہ صرف اس سال کا چندہ بلکہ گزشتہ چھ برس کا چندہ بھی ادا کر دیا اس طرح ایک قابل رشک مثال قائم کر دکھائی اللھم زد فزد

جملہ احباب کرام سے درخواست ہے کہ ان پیارے بچوں کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو دراز عمر عطا فرمائے اور خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے اسی طرح ناظم صاحب کے لئے بھی دعا فرمائی جائے کہ اللہ تعالیٰ انہیں زیادہ سے زیادہ خدمت دین کا موقع عطا فرمائے آمین

(نوٹ) ۱۱۹ بچوں کی فہرست دفتر میں موصول ہوئی ہے)

(ناظم مال وقف جدید)

تقریب نکاح

حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی کے پوتے عزیز عبدالباسط صاحب مہتہ (متعلم ایم اے ایل ایل بی) ابن الحاج عبدالرزاق صاحب مہتہ ۶۴۹ پیر کالونی کراچی نمبر ۵ کا نکاح بعد جمعۃ المبارک بتاریخ ۲۱/۲/۶۴ مکرم برکت اللہ صاحب محمود مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے عزیزہ نسیم بیگم صاحبہ بنت میجر مرزا امیر احمد صاحب ساکن دار الحمد B ۱۷ ڈیفنس سوسائٹی کراچی نمبر ۴ سے بعوض حق مہر دس ہزار روپے اعلان فرمایا

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو طرفین کے لئے بابرکت اور شیریں ثمرات پیدا کرنے کا موجب بنائے

نوٹ :۔ مکرم مہتہ صاحب نے اس خوشی میں دو مستحقین کے نام سال بھر کے لئے الفضل کا خطبہ نمبر جاری کرایا ہے جزاھم اللہ احسن الجزاء (مینیجر الفضل ربوہ)

ولادت

برادرم مکرم شیخ برکت علی صاحب اکاؤنٹنٹ دفتر اصلاح و ارشاد کے ہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مورخہ ۲۲ فروری ۱۹۶۴ء کو پہلا لڑکا پیدا ہوا ہے نومولود کا نام مظفر احمد تجویز کیا گیا ہے بچہ مکرم مولوی محمد حسین صاحب مربی سلسلہ احمدیہ کا نواسہ اور مکرم شیخ جمیل احمد صاحب درویش قادیان کا پوتا ہے۔

احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت والی لمبی زندگی عطا کرے اور اپنے لواحقین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

(عباد اللہ گیانی مینیجر الفضل ربوہ)

مولانا مودودی اور قرآن کریم کی تفسیر

صوبائی وزیر قانون کی طرف سے وضاحت

لاہور ۲۸ ۔ فروری صوبائی اسمبلی کے اجلاس میں کل ایک آزاد رکن مسٹر حمزہ نے اس مضمون کی ایک تحریک التواء پیش کی کہ حکومت نے مولانا مودودی کو جیل میں قرآن کریم کی تفسیر لکھنے کی اجازت نہیں دی حکومت کے اس اقدام سے عوام میں بہت اضطراب ہے سپیکر نے اس تحریک کو بے ضابطہ قرار دے دیا حزب مخالف کے ارکان نے سپیکر کے اس رولنگ پر احتجاج کیا اور وہ ایوان سے واک آؤٹ کر گئے۔ مسٹر حمزہ نے اسمبلی کے روبرو اس مضمون کی تحریک التواء پیش کی کہ مولانا مودودی نے جیل میں نظر بندی کے دوران قرآن کریم کی تفسیر لکھنے کا فیصلہ کیا تھا۔ وہ اس سے قبل اس تفسیر کی تین جلدیں لکھ چکے ہیں لیکن اب حکومت نے انہیں تفسیر لکھنے کی اجازت نہیں دی وزیر قانون و پارلیمانی امور مسٹر غلام نبی میمن نے اس تحریک کی مخالفت کی آپ نے کہا کہ مسٹر نے واقعات کو غلط رنگ میں پیش کیا ہے حکومت نے مولانا مودودی پر مذکورہ نوعیت کی کوئی پابندی عائد نہیں کی دراصل انہوں نے پانچ ایسی کتب طلب کی تھیں جو حکومت نے ضبط کر لی ہیں یہ کتابیں ان کے سربمہر دفتر میں ہیں ان کتابوں کو حکومت نے قابل اعتراض لٹریچر قرار دیا ہے حکومت نے مولانا پر مذکورہ نوعیت کی قطعاً پابندی نہیں لگائی بلکہ انہیں ہر قسم کی سٹیشنری سپلائی کرنے کی پیشکش کی ہے دراصل وہ تفسیر لکھنے کے بہانے اپنی جماعت کا پروپیگنڈہ لٹریچر لکھنے کی سوچ رہے ہیں۔

درخواست دعا :۔ سمیع الاسلام ماڈل کالجیٹ سکول کی طرف سے میرے بعض مخلص دوست امتحان میٹرک میں شریک ہو رہے ہیں ان کی نمایاں کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے (محمود مسلم ربوہ)